سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

مہاراشٹرا اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن

بنام

لالٹیپو ئی

14/دسمبر 2006

(ڈاکٹر اریجیت پسایت اورلوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹسز)

موٹر گاڑیوں کا قانون، 1988:

دفعہ 166 - ضارب - اپنانا - تعین کرنے والا عنصر - جب دعوے دار متوفی کے والدین ہوں، تو ضارب کے تعین میں متوفی کی عمر کو نہیں بلکہ دعویداروں (والدین) کی عمر کو مدنظر رکھا جائے گا۔

دفعہ 166 - انحصار کا نقصان - معاوضہ کا دعویٰ کرنے کے لیے دعوے داروں کو یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ وہ متوفی پر انحصار کرتے تھے۔ حقائق کے مطابق، متوفیہ کا اپنے والدین سے مضبوط تعلق نہیں تھا۔ یہ بات کہ وہ گھریلو اخراجات میں تعاون کرتی تھی، قابل ثبوت نہیں۔ لہٰذا، والدین کی عمر، متوفیہ کی ماہانہ آمدنی اور دیگر عوامل جیسے محبت وشفقت کا نقصان، ذہنی صدمہ وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے، پانچ لاکھ روپے معاوضہ موزوں قرار دیا گیا۔ ٹریبونل کی طرف سے مقرر کردہ 15 فیصد شرحِ سود زیادہ پائی گئی، جسے کم کر کے 7.5 فیصد کر دیا گیا۔

متوفیہ ایک حادثے میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔وہ ایک بس میں سفر کر رہی تھی جو اپیل کنندہ کارپوریشن کی ملکیت تھی۔حادثے کے وقت اس کی عمر 31 سال تھی اور وہ ماہانہ 6500 روپے تنخواہ حاصل کر رہی تھی۔ پانچویں پے کمیشن کے مطابق اس کی تنخواہ میں نظرِ ثانی کی گئی، جس کے بعد اس کی مجموعی تنخواہ 9340 روپے ہو گئی تھی۔اس کی والدہ نے MACT (موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹربیونل) میں 15 لاکھ روپے کا دعویٰ دائر کیا۔ MACT نے 12 لاکھ روپے بطور معاوضہ منظور کیے۔اس فیصلے سے ناخوش ہو کر اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کو نمٹانا، عدالت۔

فیصلہ .1.1: متوفیہ کے والد دعوے دار نہیں تھے، صرف والدہ نے دعویٰ دائر کیا تھا۔ٹربیونل کے سامنے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا جس سے یہ ثابت ہو کہ والدہ کا متوفیہ کی آمدنی پر کوئی انحصار تھا۔ضارب 17 کو متوفیہ کی عمر کی بنیاد پر اپنایا گیا، جو درست نہیں لگتا۔مزید برآں، 15 فیصد کی شرحِ سود بھی زیادہ مقرر کی گئی ہے۔(1091-بی)

1.2۔جب والدین دعوے دار ہوں، تو متوفی کی عمر قابل لحاظ نہیں ہوتی بلکہ وہ ضارب طے کرنے کے لیے دعوے داروں (والدین) کی عمر اہم ہوتی ہے۔اسی بنیاد پر یہ واضح ہے کہ ٹربیونل کی طرف سے معاوضے کی رقم کا تعین درست نہیں تھا۔(1091-ج)

جیوتی کول اور دیگران بنام اسٹیٹ آف ایم پی اور دیگر، (2002) 6ایس سی سی 305؛ نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام میسرس سورنلتا داس اور دیگران، [1993] ضمیمہ 2ایس سی سی 743اور سی کے سبرامنیم لیئر اور دیگران بنام ٹی کنہی کٹن نائر اور چھ دیگران (1969)۔ 3ایس سی سی 64، پر انحصار کیا۔

1.3۔ متوفی اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی اور اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہ رہی تھی اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ وہ گھریلو اخراجات میں حصہ ڈال رہی تھی۔دعویدار کی عمر اور ٹریبونل کی طرف سے نوٹ کی گئی ماہانہ آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے،اپیل کنندہ مدعا علیہ کو ایوارڈ کے طور پر 50,000 روپے کی کل رقم ادا کرے گا۔یہ مقدار دعویدار کی عمر،متوفی کی آمدنی اور دیگر متعلقہ عوامل جیسے محبت اور پیار کا نقصان، ذہنی صدمے وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کی جاتی ہے۔دعوی کی تاریخ سے ادائیگی تک 7.5 فیصد کی شرح سے سود مقرر کیا جاتا ہے۔(1091-ای)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5823۔

گوہاٹی (آسام : ناگالینڈ : میگھالیہ : منی پور : تریپورہ : میزورم اور اروناچل پردیش) کے حتمی فیصلے اور حکم سے ایم اے سی میں ایزول بینچ اپیل نمبر 1999 کا 3۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آر ایس ہیگڑے، چندر پرکاش، راہول تیاگی، ساوتری پانڈے، پی پی سنگھ۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے این مدھوسودھنن اور آر ستیش۔

عدالت کا فیصلہ بذریعے سنایا گیا:

جسٹس ڈاکٹر اریجیت پسایت۔اجازت دے دی گئی۔

ان اپیلوں میں چیلنج گوہاٹی عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ، ایزول میں ایزول بینچ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو ہے۔ 18.2.2002 کے حکم کے مطابق،اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل مدعا علیہ کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد عدم پیروی کے لیے مسترد کر دی گئی۔پیش کرنے میں تاخیر کی معافی کے بعد اپیل کی بحالی کے لیے دائر درخواستیں بھی مسترد کر دی گئیں۔اگرچہ اپیل کی بحالی سے متعلق اپیلوں میں چیلنج کیے گئے

احکامات عدم پیروی کے لیے مسترد کر دیے گئے، لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ معاملے کو میرٹ پر غور کے لیے عدالت عالیہ میں واپس بھیجنے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے لی گئی بنیادی بنیاد یہ تھی کہ اسے گوہاٹی بنچ سے آئیزول بنچ میں کیس کی منتقلی کا کوئی نوٹس نہیں تھا اور اس لیے کوئی پیشی نہیں ہوئی۔ اس عرضی کو عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کو کافی نوٹس دیا گیا تھا۔ وقت کے طویل گزرنے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور، جیسا کہ فریقین کے فاضل وکیل نے اتفاق کیا ہے، اپیلوں کو شامل حقائق کی خوبیوں پر نمٹانے کے لیے لیا جاتا ہے۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

ایک زور مسنگی، جو مرکزی حکومت کے تحت بھارتیہ اطلاعاتی نظام کی رکن تھی اور وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت بھارت کے تحت کام کر رہی تھی، 8.7.1997 پر ایک سڑک حادثے میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ وہ اپیل کنندہ مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (جسے اس کے بعد 'کارپوریشن' کہا جاتا ہے) سے تعلق رکھنے والی بس سے ممبئی سے پونے جا رہی تھی۔ اس کی والدہ کی طرف سے دعوی کی درخواست دائر کی گئی تھی جو یہاں مدعا علیہ ہیں۔ کلیم پٹیشن میں کہا گیا تھا کہ حادثے کے وقت اس کی عمر تقریبا 31 سال اور 2 ماہ تھی اور وہ 6,500 روپے کی ماہانہ تنخواہ حاصل کر رہی تھی۔ پانچویں تنخواہ کمیشن کی سفارش کے مطابق ان کی تنخواہ میں ترمیم کی گئی تھی اور تنخواہ کا پیمانہ روپے 8,000-275-13,500 تھا اور اس بنیاد پر ان کی کل تنخواہ 9,340 روپے ہوگی جو 1.1.1996 یعنی پانچویں تنخواہ کمیشن کی طرف سے مقرر کردہ مؤثر تاریخ سے نافذ ہوگی۔ دعویدار نے نوٹس کے مطابق روپے 15,00,000 کا دعوی کیا جس میں اپیل کنندہ نے پیشی کی اور ابتدائیہ موقف اختیار کیا کہ درخواست قابل عمل نہیں تھی اور وجہ دعویٰ نہیں تھی۔ استدعاوں کی بنیاد پر کئی مسائل وضع کیے گئے۔

موٹر ایکسیڈنٹس کلیمز ٹریبونل، ایزول (مختصر طور پر 'ٹریبونل') نے ریکارڈ پر موجود مواد پر غور کرتے ہوئے 12 لاکھ روپے کا معاوضہ دیا اور فیصلے کی تاریخ سے لے کر وصولی تک 15 فیصد کی شرح سے سود منظور کیا۔ یہ رقم درج ذیل بنیادوں پر مقرر کی گئی تھی:

1۔ متوفی کی سالانہ آمدنی 12 x 9,340روپے = 1,12,080 روپے

2۔ شیڈول روپے 40,000 سالانہ آمدنی کے مطابق کل

معاوضہ 6,40,000روپے مقرر کیا گیا ہے۔اس لیے

(6,40,000 x 112.080)40,000روپے = 17,93, 280 روپے

3۔ نوٹ کے مطابق اگر وہ اب بھی زندہ ہے تو ایک تہائی اخراجات

میں کٹوتی کرنا شیڈول۔ (-) =5,97,760روپے۔

11,95,520روپے۔

4۔ جنازے کے اخراجات۔ = + 2,000روپے

5۔ جائیداد کا نقصان۔ = + 2,500روپے

6۔ دعویدار کو واجب الادا کل معاوضہ = 12,00,020روپے۔

ایوارڈ کو پورا کرنے کے لیے ایک ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے ایک اپیل دائر کی جس کی اصل سماعت گوہاٹی بنچ نے کی تھی،اور بعد میں اسے ایزول بنچ میں منتقل کر دیا گیا۔ایواڈ پر اپیل کنندہ نے گوہاٹی بنچ کے سامنے سوال اٹھایا جہاں یہ رجسٹرڈ تھا لیکن اسے ایزول بنچ میں منتقل کر دیا گیا۔جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے،سماعت کے وقت وکیل کی عدم حاضری کو مدنظر رکھتے ہوئے،درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔بحالی اور مذکورہ درخواست دائر کرنے میں تاخیر کی معافی کے لیے درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔اس لیے یہ اپیلیں دائر کی جاتی ہیں۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا ہے کہ عدالت عالیہ کو یہ محسوس کرنا چاہیے تھا کہ معاملہ گوہاٹی بنچ سے ایزول بنچ میں منتقل کیا گیا تھا اور اس لیے مقررہ تاریخ پر کوئی پیشی نہیں ہوئی۔عدالت عالیہ کو اپیل کو مختصر طور پر مسترد نہیں کرنا چاہیے تھا خاص طور پر جب حکم میں یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ مدعاعلیہ کے وکیل کی سماعت ہوئی

تھی۔عدالت عالیہ نے اس حقیقت پر توجہ نہیں دی کہ دعویدار ماں تھی، جو ریاست کے چیف سکریٹری کی بیوی ہے۔عرضی دعویٰ میں کوئی دعوی نہیں تھا کہ مدعاعلیہ متوفی پر منحصر تھا۔اس کے برعکس، وہ چیف سکریٹری کی بیوی ہونے کے ناطے کسی بھی طرح کے تصور سے متوفی کی آمدنی پر کوئی انحصار نہیں مانا جائے گا۔لاگو 17 کا ضرب واضح طور پر اوپر کی طرف تھا۔

دوسری طرف مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مقررہ تاریخ پر پیش نہ ہونے کی کوئی معقول وجہ عدالت عالیہ کو نہیں دکھائی گئی اور اس لیے درخواست پیش کرنے میں تاخیر کی بحالی اور معافی کے لیے دیر سے کی گئی درخواستوں کو صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا۔جہاں تک انحصار کی درخواست کا تعلق ہے، یہ کہا گیا ہے کہ یہ پہلو ٹربیونل کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا اور اس کے برعکس واحد بنیاد یہ تھی کہ ٹربیونل کے دائرہ اختیار میں وجہ دعویٰ میں کوئی حصہ پیدا نہیں ہوا تھا۔

چند حقائق کو نوٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

متوفی کا والد دعویدار نہیں تھا اور وہ صرف ماں تھی۔ٹربیونل کے سامنے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا تھا جس سے متوفی کی آمدنی پر کوئی انحصار ظاہر ہو۔ضراب 17 متوفی کی عمر کی بنیاد پر لیا گیا ہے۔ 15 فیصد کی شرحِ سود بھی اونچی طرف مقرر کی جاتی ہے۔

یہ قانون میں کافی حد تک ایک طے شدہ موقف ہے کہ اگر چہ والدین دعویدار ہیں، متوفی کی عمر متعلقہ نہیں ہے اور یہ دعویداروں کی عمر ہے جو اپنائے جانے والے ضرب کا تعین کرے گی۔اس لحاظ سے یہ واضح ہے کہ ٹربیونل کا ایوارڈ کی مقدار کا تخمینہ کاری غلط تھا۔(دیکھیں: جیوتی کول اور دیگران بنام اسٹیٹ آف ایم پی اور دیگر (2002) 6 ایس سی سی 305 نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام میسرس سورنلتا داس اور دیگران، (1993) ضمنی 2 ایس سی سی 743 اور سی کے سبرامنیم لیئر اور دیگران بنام ٹی کنھی کٹن نائر اور چھ دیگران، (1969) 3 ایس سی سی 64)۔

متوفیہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی اور اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہ رہی تھی اور یہ ظاہر کرنے

کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ وہ گھریلو اخراجات میں حصہ ڈال رہی تھی۔ دعویدار کی عمر اور ماہانہ آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے جیسا کہ ٹریبونل نے محسوس کیا ہے، کل رقم قابل ادائیگی ہو گی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے مدعاعلیہ کو بطور ایوارڈ۔ یہ مقدار دعویدار کی عمر، متوفی کی آمدنی اور دیگر ان متعلقہ حقائق جیسے محبت اور پیار کی کمی، ذہنی صدمے وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کی جاتی ہے۔ دعوی کی تاریخ سے ادائیگی تک 7.5 فیصد کی شرح سے سود مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ روپے کی کل رقم۔ مدعاعلیہ کو ادا کر دیا گیا ہے۔ اگر اوپر دی گئی ہدایت کی بنیاد پر کوئی مزید رقم ادا کی جانی ہے تو وہ آج سے تین ماہ کے اندر ادا کر دی جائے گی۔ [اگر، تاہم، پہلے سے ادا کی گئی رقم استحقاق سے زیادہ ہے، تو اسے تین ماہ کی مدت کے اندر واپس کر دیا جائے گا۔

اپیلوں کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے نمٹا دیا جاتا ہے۔

ڈی۔ جی۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document